ڈیجیٹل ایڈیشن

رہنمائے مورخین

از

رانا علی حسن چوہان گرجر

Gujjar Foundation

ڈیجیٹل ترتیب

زاہد محبوب کھٹانہ، عطاالرحمن چوہان

بتعاون: رانا علی محمد ہے چا۔ بہادر گجر

گوجر ڈیجیٹل لائبریری۔ گوجر فاونڈیشن

رہنمائے مورخین

حصہ اول

Gujjar Foundation

از

رانا علی حسن چوہان

گُرجر

شیرا کوٹ گوجرانوالہ

محترم مکرم راجہ صاحب وعلیکم السلام

آپ کا شفقت نامہ مورخہ 19-11-98 موصول ہوا۔ پڑھ کر افسوس ہوا کہ آپ نے ایک علمی بحث کو غلط معانی پہنا دیئے۔ حاشا وللہ میرا مقصد آپ کی یا کسی بھائی کی دل شکنی نہیں ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ "چوہان"، گوجر، جاٹ، راجپوت برادریوں میں بھی پائے جاتے ہیں چنگڑوں میں بھی چوہان ہیں۔ لیکن کوئی جاٹ یا چنگڑ وغیرہ قدیم چوہانوں کو جاٹ یا چنگڑ نہیں کہتا۔ راجپوت دعویدار ہیں کہ قدیم چوہان راجپوت تھے۔ جب کہ قدیم چوہان گوجر تھے۔ ثابت ہوا کہ یہ دونوں ایک ہی خاندان کے فرد ہیں۔ وسیع معنوں میں یہ دونوں برادریاں ایک ہیں۔ اسی محبت یا تعلق نے مجھے آپ کو خط لکھنے پر مجبور کیا تھا اور میں نے سوال کیا تھا کہ 1192ء سے پہلے کا کوئی حوالہ دیں جہاں راجپوت قوم کا ذکر آیا ہو۔ آپ نے یوں ہی ہیون سانگ کا ذکر کر دیا ہے۔ اس کے سفرنامہ کا ترجمہ واٹرس نے کیا۔ کسی جگہ راجپوت کا ذکر نہیں ہے بلکہ لکھا ہے کہ "گرجر سلطنت کا دارالخلافہ بھن مال Bhinmal ہے۔ یہاں کا راجہ 18 سالہ جوان ہے نہایت قابل ہے بدھ مذہب کا پیرو ہے اصلاً "کھشتری" ہے ہیون سانگ مہاراجہ ہرش کے دربار میں آیا تھا ہرش کا وزیر بان بھٹ اپنی کتاب ہرش چرتر میں لکھتا ہے "ہرش کے باپ پربھاکر وردھن نے بھن مال کے گرجروں کی نیند خراب کر دی تھی" مسٹر ہادق Homale اور جی ایس چترجی اور سی وی ویدیہ لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں گرجروں کی سلطنت برصغیر میں دوسری بڑی سلطنت تھی۔ آپ نے البیرونی کا ذکر کیا ہے۔ اس کی کتاب کتاب الہند (دو جلدوں میں) موجود ہے جس کا انگریزی ترجمہ ای سی سچاؤ نے کیا ہے۔

البیرونی محمود غزنوی کے زمانہ میں برصغیر میں آیا تھا اس کی کسی کتاب میں راجپوت کا ذکر نہیں ہے ایک جگہ وہ لکھتا ہے "گجرات کا خاص شہر نارائن ہے جو ملتان سے مشرق میں

Gujjar Foundation

200 میل اور متھرا اسے مغرب میں 250 میل ہے "اور بلاشبہ مورخین کے نزدیک یہ گجرات چوہانوں کا تھا۔ ناران تباہ ہوا اس کے کھنڈرات پر 1108ء میں اجمیر بسایا گیا۔ اجمیر کے پاس ناران نام کا گاؤں اب بھی موجود ہے واضح رہے محمود غزنوی کے زمانہ میں اجمیر اور دلی کے شہر نہیں تھے۔ البیرونی نے کسی دوسرے گجرات کا ذکر نہیں کیا ہے۔ آپ نے مانک چند چوہان اور محمد بن قاسم کی لڑائی کا ذکر کیا ہے محمد بن قاسم راجستھان میں داخل نہیں ہوا۔ مانک چند محمود کے زمانہ کا حکمران تھا۔ ایلیٹ اور ڈاسن نے Hitory of India as told by its Historians (13) جلدوں میں لکھی ہے جس میں سات عرب مورخین (سیاحوں) کی کتابوں کے اقتباسات دیئے ہیں کسی میں راجپوت کا ذکر نہیں ہے البتہ قنوج کے گوجروں کا ذکر ہے۔ راجہ محمد عارف منہاس صاحب نے تاریخ راجپوتاں میں قنوج کے حکمرانوں کو گوجر لکھا ہے۔ سب سے زیادہ تھے۔ کتابیں تھیں راجاؤں کے ہیں جو ان کو گرجر پرتہار ظاہر کرتے ہیں ۔واضح رہے پرتہار Pratihar کو آج کل پڑھیار اور پربار بولا جاتا ہے۔

راجہ صاحب: میں نے تو آپ سے ایسے ہی سوال کر دیا تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ 1192ء سے پہلے برصغیر میں کوئی قوم راجپوت نام سے موجود نہ تھی۔ اودے پور (چتوڑ) کے رانا صاحب راجپوت نے گوری شنکر ہری چند اوجھا صاحب کو راجپوت ہسٹری لکھنے پر مامور کیا تھا۔ یہ شخص نہایت عالم فاضل ہستی تھے انہوں نے 1926ء میں بزبان ہندی راجپوتانہ کا اتہاس لکھا۔ پہلا باب جغرافیہ ہے، پہلی سطر میں لکھتے ہیں اس علاقہ کا نام گونڈوانہ، تلنگانہ کے طرز پر انگریزوں نے راجپوتانہ رکھا ہے۔ دوسرے باب میں راجپوت کا ذکر ہے۔ پہلی سطر میں لکھتے ہیں۔ "جس طرح راجپوتانہ نام انگریزی دور میں مشہور ہوا اسی طرح لفظ راجپوت مسلم دور میں استعمال ہوا۔ مغلیہ

Gujjar Foundation

دور میں یا اس سے کچھ پہلے راجپوت برادری قائم ہوئی"۔ ابھی حال میں رائے چند پاکستانی نے تاریخ ریگستان لکھی ہے وہ لکھتے ہیں "رامائین یا جین گرنتھ میں یا دوسری قدیم کتابوں میں راجپوت قوم کا ذکر نہیں ہے۔ راجپوت لفظ بطور قوم 1200ء کے بعد استعمال ہوا"۔

المختصر 1200ء کے بعد قدیم راجاؤں کو راجپوت لکھنے کا رواج چل نکلا۔ انگریزی دور میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی اور محکمہ آثار قدیمہ قائم ہوا پرانے ریکارڈ سامنے آئے تو پتہ چلا کہ دریائے سندھ اور گنگا کے درمیان کے قدیم راجگان گرجر کہلاتے تھے تو یورپین مورخین نے یہ نظریہ قائم کیا۔ "گرجر، ہن، شک، ستھین، اقوام چھٹی صدی عیسوی میں باہر سے آئیں تو پہاڑ پر ہندو مذہب میں داخل ہوئیں۔ اعلیٰ خاندان راجپوت کہلائے اور ادنیٰ خاندان والے گوجر، جاٹ، اہیر کہلائے"۔ (یہ تھیوری آج تک پاکستان کے کالجوں میں پڑھائی جارہی ہے)۔ حالانکہ گوجروں نے گوجر نام سے ہی 1200ء تک حکومت کی۔

اس تھیوری نے گوجروں اور راجپوتوں کو گمراہ کیا۔ راجپوتوں نے اجمیر میں ستھین راجپوت ایسوسی ایشن قائم کی۔ 1927ء میں شکر گڑھ کے محمد حسن سیف (بی اے ایل ایل بی) نے جب وہ کالج میں زیر تعلیم تھا ایک 25 صفحوں کا کتابچہ "تاریخ گوجراں" لکھی جس میں کہا گیا کہ اگر کوئی گرجر لیڈر راجپوت کہلانے لگے تو وہ پھر بھی اصلاً گوجر ہی رہتا ہے۔ 1931ء میں سیالکوٹ کے حافظ عبدالحق نے تاریخ گوجراں لکھی اور گوجروں کا اصل وطن گرجستھان لکھا۔ 1934ء میں عبدالمالک چوہان نے بوے ڈھنگ سے شاہان گوجر لکھی لیکن وہ گوجروں کی اصل کے بارے میں دوٹوک فیصلہ نہ کر سکے۔ 1955ء میں اجنالہ ضلع گجرات کے اکبر خاں نے گوجر گونج لکھی اور گوجروں

Gujjar Foundation

کو خزر سے ملا دیا۔ 1960ء میں احقر راقم الحروف نے پانچ جلدوں میں تاریخ گرجر لکھی۔ عبدالمالک چوہان وفات پا چکے تھے میں نے ان تینوں کے سامنے قدیم نوشتہ۔ سنسکرت کی اصل عبارات رکھی اور پوچھا آپ لوگ یورپین مورخین کو سند مانتے ہو یا اپنے بزرگوں کی تحریرات کو "سب نے تسلیم کیا کہ گرجر اصلاً کھشتری تھے چنانچہ ان کے بیانات میں نے حصہ پنجم میں رقم کیے۔

ادھر بھارت میں 1935ء میں "گوجروں کا پرار ممبھک اتہاس" لکھا گیا جس کا دیباچہ راجپوت کالج آگرہ کے پروفیسر ٹھاکر جے پال سنگھ راوت نے تحریر کیا کہ "قنوج کے شہنشاہ گرجر پرتہار تھے اور گرجر و راجپوت اصلاً ایک ہیں۔

1943ء میں کے ایم منشی صاحب نے امپریل گوجرز کتاب لکھی اور پھر 1954 میں Glory That was Gujar Desh دو جلدوں میں لکھی جس میں بھٹی، جوہیا، چوہان، گہلوٹ، پرتہار، چندیل، پرمار اور سولنکی وغیرہ کی باہم رشتہ داریاں۔ ان کے کتبے، کتابیں بیرونی سیاحوں کے سفرنامے پیش کر کے سب کو گرجر نام سے کتاب میں تحریر کیا۔

1956ء میں گرجر اتہاس لکھا گیا جس کا دیباچہ ٹھاکر لیش پال راجپوت ایم اے ہسٹری نے لکھا اور بیان کیا کہ مغربی ہندوستان کی حکومت ہمیشہ گوجروں سے متعلق رہی ان گوجروں کے کچھ خاندان ازمنہ وسطیٰ میں راجپوت کہلائے۔

1956ء ہی میں بیج ناتھ پوری Baij Nath Puri صاحب نے گرجر پرتہار پر مقالہ Thesis لکھ کر آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ سید ابوظفر ندوی نے اردو میں تاریخ گجرات لکھی جس میں اس نے صاف طور چاوڑہ، تومر، سولنکی، پرمار، گہلوٹ، بڑھیار اور چوہانوں کو گوجر لکھا ہے۔

Gujjar Foundation

اب میں آپ کو صرف دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔ "گلوسری، ٹرائبس اینڈ کاسٹس پنجاب وسرحد" میں ڈینزل ابٹسن نے گوجروں کی خوب برائیاں تحریر کیں۔ لیکن آخر میں اسے لکھنا پڑا حصہ اول صفحہ نمبر 36.

Recent investigation has shown that the Pøratihar (Padhyar or Parihar) was really only a section of the Gujars and this fact rasises a strong presumption that the other fire-born clans the Solanki,Panwar and Chauhan must also be of Gujar origion.The Tunwars must be assigned a similar origion.The Gujar empire was of great extent at the begining of the 9th century. It included or dominated Bhoja (Lower Himalayas), Matsya (Lahore area) Madr (Sialkot area) Kuru (Haryana) Yadi (Attock and Hazara) Yavan (Sibi Baluchistan and Kira Kingdoms hilly area) Practicully the whole Panjab. The Gurjars gave dynasties to Kanoj,Ajmer and other states. Now it is undoubtedly true that the Gujar is one of the few great castes or races of Northern Sub-Continent.

جناب رحیم داد خاں مولائی شیدائی صاحب نے تاریخ جنت السندھ لکھی ہے۔ جس میں

Gujjar Foundation

تحریر کیا ہے "816ء میں گوجر قوم کے راجہ ناگ بھٹ نے قنوج فتح کیا جہاں انہوں نے دو سو سال حکومت کی ان گوجر راجاؤں میں راجہ بھوج سب سے مشہور راجہ تھا۔ گوجروں کی ایک شاخ (قبیلہ) تنور (تومر) نے دہلی میں حکومت قائم کی ص 56۔ قنوج اس زمانے میں برصغیر کا مرکزی شہر تھا

یہ حوالہ جات میں نے اس لیے پیش کیے ہیں کیونکہ آپ نے لکھا ہے کہ سوائے مولوی عبدالمالک چوہان کے کسی نے چوہان کو گوجر نہیں لکھا اس قسم کے حوالے ہزاروں ہیں۔ لیکن میں قدیم لٹریچر کا قائل ہوں۔ مثلاً کشمیری کلہن نے 1142ء میں کتاب راج ترنگنی لکھی تھی جس میں اس نے راجہ جے پال کے دادا لکھن پال کو گوجر لکھا ہے اور مغربی پنجاب کو گرجر بھومی لکھا ہے اصلی عبارت کو میں نے حصہ پنجم میں تحریر کیا ہے۔ مسٹر سٹین نے اس کا ترجمہ Gurjara-Desa کیا ہے۔ مسٹر ایبٹسن، میکیگن اور روز نے Glossary of tribes & castes of the Punjab and N.W.F.P کے حصہ دوئم ص 306 پر لکھا ہے۔ Shankar varman attacked Gurajara Desa. مذکورہ ٹھاکر یش پال راجپوت صاحب نے لکھا ہے کہ "میں اپنی بزرگ سابق قومیت گوجر پر فخر کرتا ہوں اور موجودہ گوجروں سے مجھے بے حد پیار ہے"

راجہ صاحب اسی بنا پر مجھے راجپوتوں سے اپنے بھائیوں کی طرح پیار ہے اور راجپوت کس طرح گوجروں کے بھائی بند ہیں وہ آپ کرنل ٹاڈ کی کتاب Annals and Antiquities of Rajasthan کا حصہ اول 217,216 صفحات پڑھ لیں۔ جس میں راجپوتوں کے سب سے باوقار اور مشہور ترین خاندان اودے پور کی ابتدا کا حال درج ہے۔ جو ایک دیہاتی لڑکی سے پیدا ہوئے اور گاؤں میں پرورش پائی بیسود علاقہ

Gujjar Foundation

میں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیے کہ مسٹر ٹاڈ راجپوتوں کا بہترین دوست تھا خاص طور سے اودے پور والوں کو وہ عزت کی نظر سے دیکھتا تھا اس نے وہی کچھ لکھا ہے جو راجپوتوں نے اسے بتایا تھا اور اپنے شجرے پیش کیے تھے۔ یہ شجرے 1300ء سے شروع ہوتے ہیں جو تاریخی و مستند ہیں اور راجپوتوں کی ابتدا اسی طرح ہوئی۔

9-10 جولائی 1994ء نئی دہلی میں گرجر ہسٹری کانفرنس (Gujar History Conference) منعقد ہوئی تھی۔ موضوع تھا کشان تا بگھیلہ (پہلی صدی عیسوی تا تیرھویں صدی عیسوی) مہاراشٹر، کرناٹک، بنگال، لکھنؤ، پنجاب، اندور وغیرہ یونیورسٹیوں کے ہسٹری سکالر نے اپنے مقالے پڑھے جو کتابی شکل میں Contribution of the Gurjars in Histotry نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ کسی مقالہ نگار نے راجپوت کا تذکرہ نہیں کیا۔

راجہ صاحب! آپ یہ حقیقت تسلیم کریں کہ راجپوت تاریخ میں 1200ء کے بعد نمودار ہوئے۔

دوسری بات یہ بھی یاد رکھیں کہ راؤ، راوت، راول اور راجہ القاب ہر قوم استعمال کرتی تھی۔ جنگلی اقوام بھیل اور مینا۔ سرجا وغیرہ کے سردار بھی انہیں اعزازات کے حامل تھے۔ البتہ رانا خطاب ان لوگوں کے لئے استعمال میں آیا تھا جو شکست کھانے کے بعد رنتھمبور، منڈور، انہلواڑہ چتوڑ، دھارا، گوالیار کے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے اور 1300ء تک یعنی سو سال تک آزادی کی جنگ لڑتے رہے۔

بمبئی میں بھارتیہ ودیا بھون (ایوان ہندی علوم) قائم ہے۔ اس ادارہ تحقیق کے صدر 1954ء میں کنہیالال مانک لال منشی (کے ایم منشی تھے) انہوں نے 1200ء تا 1525ء کے زمانہ کو Age of Resistance of the Gurjars نام دیا ہے

Gujjar Foundation

یہی آزادی کے پروانے Freedom-Fighter رانا کہلائے اور یہ سب گوجر تھے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ راجپوتوں نے اس دور میں بیرونی مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ 1300ء میں علاؤالدین خلجی نے چتوڑ کا قلعہ وانہلواڑہ فتح کیا۔ اس فتح کے آٹھ سال بعد جن پر بھا سوری نے گجراتی زبان میں Viuidh Tirth Kalpatru نام کی کتاب لکھی، وہ لکھتا ہے۔ "تیرا ہیہ چھپن وکم ورسے الاودین سرتانس کی تھو بھایا، الو کھاں اماد جچوڈ ھلی پراو گجراد ھی رانا مٹھیو" ترجمہ: یہ تیرہ سو چھپن وکرم سال تھا۔ علاؤالدین سلطان نے دلی سے الغ خاں کو گجر رانا کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا۔ (یہ گجر رانا کرن بگھیلہ تھا)

اسی سال رانی پدمنی کا شوہر بھیم سین جو ریجنٹ Regent تھا اصل راجہ لکشمی گہلوٹ تھا مارے گئے۔ علاؤالدین نے مالدیو راجپوت کو چتوڑ سونپ دیا۔ تو سیسود کے جنگل سے ہمیر یہ دعوی لے کر نکلا کہ لکشمی کے بیٹے اروی شکاری کا بیٹا ہوں اس نے مالدیو سے قلعہ چھین لیا۔ یہ ہمیر نہ کبھی گہلوٹ کہلایا نہ راول جو کہ گہلوٹ کا لقب تھا بلکہ تاریخ میں یہ سیسودیہ کہلایا۔ بیاباں ریگستان میں منڈور کے قلعہ میں اکیلا پڑھیار گوجر بیٹھا ہوا تھا۔ ہمیر نے اس سے منڈور چھین لیا اور اس کا خطاب رانا خود اختیار کر لیا۔ ملاحظہ ہو ٹاڈ راجستھان حصہ اول 174 ص۔ راجپوتوں میں صرف یہ خاندان ہے جسے رانا لکھا جاتا ہے۔ صحیح معنوں میں ان میں سانگا بھی رانا نہ تھا اس نے راجپوتوں سے جاگیریں چھینی تھی۔ وہ بابر کے خلاف کرایہ پر لڑا تھا۔

ابراہیم لودھی کی شکست کے بعد مغلوں کی حکومت، قائم ہوئی تو سکندر لودھی کا بیٹا محمود خاں اور میوات کے گورنر حسن خاں نے سانگا سے وعدہ کیا کہ فتح کی صورت میں اس کے مقبوضات کی سند (Grant) جاری کر دی جائے گی مغلوں کے خلاف مشترکہ

لڑائی ہوئی لودھیوں کی فوج دس ہزار تھی ہتیار راجپوت تھے لودھی جان توڑ کر لڑے ان کے دونوں لیڈر مارے گئے تو سانگا نے واپسی کا بگل بجا دیا۔ جب انگریز آئے تو ان کے خلاف ہر علاقہ میں مہاراشٹر، میسور کرناٹک، دکن (حیدر آباد) بنگال، بہار، اودھ، (لکھنؤ) میں لڑائیاں ہوئیں دلی کا برائے نام بادشاہ شاہ عالم بھی بکسر کے میدان میں انگریزوں کے خلاف لڑا۔ سندھ، بلوچستان، افغانستان، پنجاب میں لڑائیاں ہوئیں لیکن راجستھان میں جو کہ سب سے بڑا علاقہ تھا اور جہاں راجپوتوں کی ریاستیں تھیں۔ وہاں ایک راجپوت بھی انگریزوں کے خلاف گھر سے نہیں نکلا بلکہ راجپوتوں کے سانگا خاندان کے مشہور گھرانے "سورج" نے یعنی اودھے پور کے راجپوتوں نے نعرے لگائے۔ "جے جے فرنگی کا راج" فرنگی حکومت زندہ باد۔ (ٹاڈ راجستھان ص 375 حصہ اول)

ٹاڈ لکھتا ہے اورنگ زیب دراصل راجپوتوں کو سمجھ نہ سکا ورنہ آج تک دلی میں مغلوں کی حکومت ہوتی۔ اگر ہم انگریز، راجپوتوں کی خوشحالی کا خیال رکھیں تو اگر ہماری حکومت پر تاتاری یا روسی حملہ ہو تو پچاس ہزار راجپوت ہمارے ساتھ ہوں گے، اس لیے کالیکا رنجن نے اپنی حالیہ کتاب Studies in Rajput History میں بڑے سخت الفاظ استعمال کیے ہیں جن کا شائستگی سے مطلب یہ ہے کہ راجپوتوں نے ملک دشمن حکومتوں کے لیے پالتو چوکیدار کا کردار ادا کیا ہے۔ زمین حاصل کرنے کے لیے ان لوگوں نے انسانی متاع عزیز، آزادی، عصمت اور مذہب کی پروا نہ کی۔

راجہ صاحب: آپ نے لکھا ہے کہ تاریخ میں ہمیں گوجروں کا کردار نظر نہیں آتا۔ آپ کو کیوں نظر آنے لگا۔ آپ کی نظر میں انگریزوں کی راجپوت رجمنٹ ہے کانوں میں توپوں کی سلامی ہے۔ جو انگریز راجپوت سرداروں کو دیتے تھے۔ اسی عزت افزائی سے

Gujjar Foundation

راجپوت حقیقت چھپاتے ہیں۔

گوجروں کا کردار یہ تھا کہ ایک بھی گوجر نے اپنی سلطنت علاقہ یا زمین بچانے کے لئے بیرونی حملہ آوروں کی ماتحتی ومذہب قبول نہیں کیا جلاوطن ہو گئے۔ 1300ء میں بچے کھچے قلعے ہاتھ سے نکل گئے تو گوجروں نے چھاپے مارنے شروع کر دیئے۔ سلاطین دہلی نے اعلان کیا جہاں گوجر دیکھو۔ ختم کر دو۔ جہلم، راولپنڈی، گجرات، سیالکوٹ کے گوجروں نے متعدد مرتبہ کابل ودلی کا راستہ بند کر دیا۔ وہ "ہندو فدائین" گوجر تھے۔ جنہوں نے محمد غوری کو خیمہ میں داخل ہو کر ضلع جہلم کے گاؤں دھیال میں قتل کیا تھا۔ رانا کے صحیح معنی فدائی ہے۔ کتاب تزک بابری کے مطابق یہ معمولی بات نہیں تھی کہ بابر کی حملہ آور فوج پر گوجروں نے چھاپہ مارا اور اس کے گھوڑے اور مویشی چھین کر لے گئے۔ یہ گجرات کے گوجر تھے اسی لیے اکبر نے ان گوجروں کے مقبوضات کو تسلیم کیا۔ لیکن ان کی نگہداشت کیلئے پہلے سے موجود شہر گجرات میں قلعہ تعمیر کرایا۔ جہانگیر اپنی یادداشت وقائع جہانگیری میں لکھتا ہے "اور شہنشاہ اکبر نے ان گوجروں کو جو ہمیشہ لوٹ مار کرتے تھے آباد ہونے کی ترغیب دی"۔

"Emperor Akbar built a fort on Chenab and made the Gujars who had been hitherto devoted to plunder dwell here"(Elliot and Dowson)

Gujjar Foundation

ادھر دلی کے دروازے سر شام بند ہو جاتے تھے۔ خلجی و تغلق دور میں منڈور کا گوجر رانا آبو پہاڑی پر بیٹھا ہوا پر مار گوجر رانا مارے گئے۔ بھٹنیر میں چیچی گوجروں کو سلطان کی سازش سے کھانے میں زہر دے کر مار ڈالا گیا۔ شیر شاہ نے گنگا جمنا کے دوآبہ سے اور ضلع گوڑگاؤں کی پہاڑیوں سے گوجروں کو بیدخل کیا آخر چندیلہ گوجروں کے ہاتھوں

مارا گیا۔

1785ء میں جیمس سکنر James Skinner کے خلاف لڑائی میں اس کا بھائی گوجروں کے ہاتھوں مارا گیا۔ پارسن کے مقام پر دس سال تک پھر لڑائی ہوئی۔ آزادی کے پروانے گوجر قربان ہو گئے۔ لیکن لوک گیتوں میں امر ہو گئے 1824ء میں سہارنپور کے پاس قلعہ کنجاہ میں گوجروں نے انگریزوں کی سر مور بٹالین کا مقابلہ کیا۔ 1857ء میں گوجروں کی قربانی کی داستان بڑی طویل ہے جس کے نتیجہ میں گوجروں پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ ان کو جرائم پیشہ قرار دیا گیا۔ 1914ء کی عظیم جنگ اول میں گوجروں کو فوج میں بھرتی کیا گیا لیکن اس قانون کو اب 1954ء میں انڈین پارلیمنٹ نے منسوخ کیا ہے۔ یہاں میں آپ کو راجپوت ٹھاکر لیش پال مذکور کے الفاظ سناتا ہوں تحریر کیا ہے کہ "یورپین محققین کہتے ہیں کہ تاریخ دراصل روٹی اور مکھن حاصل کرنے کیلئے کی گئی جدو جہد کے حالات کا نام ہے لیکن گوجر تاریخ اپنے ملک کی آزادی کے لئے دی گئی قربانیوں کی داستان ہے"

Linguistic Survey of India میں مسٹر گریرسن لکھتے ہیں کہ ہمالیہ پہاڑ میں پھرنے والے خانہ بدوش گوجروں میں چوہان گوجر موجود ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گوجری زبان راجستھان کی زبان تھی جو برج بھاشا (متھرا) اور میواڑی زبان سے مماثلت رکھتی ہے

راجہ صاحب: یہ دودھ فروش، بکروال، خانہ بدوش گوجر اعلیٰ شاہی خون ہے جو محمود غزنوی، محمد غوری، علاؤالدین خلجی کی یاد دلاتا ہے۔

ب میری بات سنئے: آپ نے رانا پر تعجب کیا ہے (حالانکہ گوجروں میں ایک گوت "وجے رانا" ہے) راجستھان، مغربی، یوپی اور گوالیار کے لوک گیتوں رزمیہ نظموں اور آلہا کے

Gujjar Foundation

گانوں میں پرتھوی راج چوہان کو پتھورا اور اس کے بھائی ہری راج کو ہڑ بولا جاتا ہے۔
ہری راج چوہان کے تین بیٹے کلشہ راج، دیو راج اور دیپ راج دریائے جمنا کے کنارے کے جنگلات میں پناہ گزیں ہوئے اور انہوں نے بالترتیب کے رانا Kai-Rana ٹپ رانا اور منڈ رانا گاؤں آباد کیے جو اب قصبات ہیں "کے رانا" پانی پت کے مشرق میں سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے۔ رانا دیو راج چوہان کے ایک پوتے نے لپ رانا اور کلشہ کے پوتے نے رانا ماجرا آباد کیا۔ جو دریا کے راستہ بدلنے کی وجہ سے مغربی کنارے یعنی ضلع کرنال میں شامل ہو گیا اور مزید سات گاؤں متحدہ پنجاب میں آگئے۔ جن لوگوں کی زمین دریا برد ہوئی وہ مغرب کی طرف آگے چل کر آباد ہو گئے ان کے گاؤں 47ء میں ملحقہ پٹیالہ میں تھے۔ علاقہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے موجودہ ایم پی اے عبدالرحمٰن کا تعلق کلشان گھرانے سے ہے۔ ڈیڑھ سو سال پہلے پنجاب کے اضلاع کے گزٹ ایر لکھے گئے۔ گلوسری آف ٹرائبس اینڈ کاسٹس پنجاب از ابٹسن ص 311 حصہ دوئم پر تحریر ہے کہ کلشان کا دعویٰ ہے کہ وہ ہڑ Harrah چوہان کی اولاد ہیں۔ کلشہ راج کے ایک پڑپوتے نے گھنڈ راٹو والی گاؤں آباد کیا یعنی راٹو والی گھنڈ، راٹو کی نگری۔ اسی گاؤں کے بانی راٹو گھا کا پڑپوتا رانا دیر سال مسلمان ہوا۔ جس کے پوتے مالھا راٹو نے ماچھی پور آباد کیا اسی گاؤں سے مجھ ناچیز کا تعلق تھا۔ گلشان گھرانے کے 84 گاؤں ہیں جن میں گوگا پیر یعنی، گوگ راج کے نام پر موضع گوگ واں اور پتھورا کے نام پر پتھوراگڑھ مشہور گاؤں ہیں۔

Gujjar Foundation

جمنا کے مغربی کنارے پر 27 گاؤں راول گوجروں کے ہیں۔ جن کا ہیڈ کوارٹر بابا والی ہے۔ جسے بابالی کہتے ہیں اور جو اب تحصیل ہے۔ آپ جانتے ہوں گے کہ چنوز خاندان کا بانی بابا راول تھا۔ اسی کنارے پر پانچ گاؤں کشانہ گوجروں کے تھے ان گوجروں کے حوالہ

سے جنرل کنگھم نے آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا ص 61 پر لکھا ہے کہ مہاراجہ کنشک کا تعلق کشان گوجر خاندان سے تھا۔ المختصر تاریخی رانا، راول، راؤ، راجہ گوجر تھے۔ آپ سے درخواست ہے کہ 1857ء سے پہلے کسی راجپوت کا نام معہ حوالہ نوشتہ جات رانا لقب کے ساتھ تحریر کریں۔ میں ہزارہا گوجروں کے نام و حوالہ 'رانا' دونگا۔

میرے سامنے کی بات ہے۔ عبدالجلیل خاں، غفار خاں، پھول خاں، نذیر احمد خاں وغیرہ نے دو الیکشن لڑے سب اشتہاروں میں الیکشن کمشنر کے دفتر میں ناموں کے ساتھ چوہدری لکھا ہے۔ پھر چند سال بعد یکدم رانا ہو گئے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور دنیا کے تمام القاب و خطابات راجپوت استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً خان، قرول، راؤ، راجہ، کنور (کمار) اور اب رانا۔ ایک راجپوت گھنشام لارڈ کہلاتا تھا۔ نواب، خانزادہ۔ مسلمان راجپوت چوہان اپنے کو چونیا کہتے ہیں۔ بہاولنگر میں آباد ہیں۔ مان سنگھ تاریخ میں مرزا راجہ کہلاتا ہے ماشاءاللہ چشم بدور ہاتھی اپنے اوپر خوب پانی چھڑکتا ہے لیکن ہاتھی ہی رہتا ہے۔ راجپوت خطابات میں نہاتے ہیں لیکن راجپوت ہی رہتے ہیں۔ راجستھان میں انگریزی دور میں راجپوتوں نے میٹنگ بلائی تھی کہ راجپوت کہنا چھوڑ دو بلکہ ٹھاکر کہنے لگو چنانچہ کچھ ہندو راجپوت آجکل ٹھاکر کہلاتے ہیں لیکن لوگ فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ یہ لوگ راجپوت ہیں۔

آخر میں آپ کو حقیقت بتاتا ہوں۔ میرے تین بزرگوں مذکورہ کا ایک سوتیلا بھائی جونڈا راجپوت تھا جس نے جونڈلا گاؤں آباد کیا اس کی اولاد 84 گاؤں میں پٹیالہ تک پھیلی جو جونڈاوت کہلاتے ہیں۔ تین سال پہلے اس خاندان کے ایک مسلم راجپوت بھائی نے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ وہ ہمراچوہان کی اولاد ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے میں نے اپنے بزرگوں سے بچپن میں یہ حقیقت سنی تھی کہ غیر برادری کی عورت سے اولاد راجپوت

Gujjar Foundation

کہلاتی ہے۔ لیکن میں نے اسے مذاق سمجھا مگر کالج میں کو.س کی کتاب مسلم رول ان انڈیا کے 26 ص پر ایشوری پرشاد نے یہی معنی دیئے ہیں۔ لٹریچر میں راجپوت ، ر گھر ، گولا بسی ، ہم معنی الفاظ ہیں۔ انیسویں صدی تک راجپوت خود ان چاروں الفاظ کو اپنی برادری کے نام سے منسوب کرتے تھے۔ آج ماڈرن زمانہ میں اندرا نہرو کی اولاد جو ایک پارسی سے پیدا ہوئی قابل عزت ہے اور راجپوت تو ان سے زیادہ قابل عزت ہیں اور گوجروں کے حقیقی بھائی ہیں۔

یہ ہی بات واضح کرنے کیلئے یہ .... تحریر پیش خدمت ہے۔

Gujjar Foundation

خیر اندیش

رانا علی حسن چوہان

28-11-98

اگر کوئی اطلاع چاہیے ضرور لکھیں

(شکریہ)

Gujjar Digital Library
(Gujjar Foundation)
0300 5515140 & 0333 5914051